دارالافتاء دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا خانیوال

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524 برائے رابطہ

فتویٰ نمبر 31814

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے متعلق کہ ایک مسجد ہے اس کے سامنے خالی پلاٹ ہے اور اس میں پلاٹ کے مالک نے بور کروایا ہے اور پلاٹ کا مالک بینک میں ملازم (بینک منیجر) ہے اور یہ بھی معلوم نہیں کہ بور کس رقم سے کروایا بینک والی رقم سے یا کسی اور رقم سے اور اس شخص کی خواہش بھی یہ ہے کہ میں مسجد کو پانی دوں کیا اس کا پانی مسجد میں استعمال کرنا جائز ہوگا یا ناجائز؟ نیز اگر یہ شخص طلباء کو کوئی کھانے پینے کی چیزیں دے تو اس کا کیا حکم ہوگا؟

المستفتی

محمد یا معین

0313-6908313

الجواب بتوفیق ملہم الصواب:

سودی معاملات میں معاونت حرام موجب لعنت کام ہے، ایسے ملازم کی سودی معاونت میں ملنے والی تنخواہ اجرت بھی جائز نہیں ہے، اگر شخص مذکور کی سودی معاونت پر ملنے والی تنخواہ کے علاوہ دوسرے حلال ذرائع آمدن نہیں ہیں تو ایسے شخص کی دعوت، چندہ، تعاون لینا جائز نہیں ہے، تاہم اگر زائد آمدن حلال کی ہے تو دعوت، چندہ، تعاون لینے کی گنجائش ہے۔

والدليل على ذلك

في المشكوة ج ۲ ص ۲۴۱

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله طيب لا يقبل إلا طيبا، وإن الله أمر المؤمنين بما أمر به المرسلين۔

وفي رد المحتار ج ۱ ص ۶۵۸

قال تاج الشريعة أما لو أنفق في ذلك مالا خبيثا ومالا سببه الخبيث والطيب فيكره لأن الله تعالى

جاری ہے

لا يقبل إلا الطيب فلينظر [illegible] بيته [illegible] مال [illegible] -

وفي الهندية ج ٥ ص ٣٤٢

أهدى إلى رجل شيئا أو أضافه إن كان غالب ماله من الحلال فلا بأس إلا أن يعلم بأنه حرام فإن كان الغالب هو الحرام ينبغي أن لا يقبل الهدية ولا يأكل الطعام ... آكل الربا وكاسب الحرام أهدى إليه أو أضافه وغالب ماله حرام لا يقبل ولا يأكل -

وفي التكملة ص ٣٢٢

عن جابر قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربا وموكله وكاتبه وشاهديه وقال هم سواء

والله أعلم بالصواب

كتبه

[illegible]

[illegible]

الجواب صحيح

[illegible]

[illegible]

١٣/٦/١٤٣٢هـ